AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

جرائم کی روک تھام میں اسلام کا نظام حدود وتعزیرات

سلسلة منبر الحكمة

216

بتاریخ: 18ستمبر 2020

بمطابق: ۳۰ محرم ۱٤٤١ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5ڈی،1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ،نزد پائپ سٹاپ،لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اھم نکات

①......جرائم سے محفوظ صرف اسلامی معاشرہ ہوتا ہے

②......اسلامی معاشرہ ہی محفوظ معاشرہ کیوں؟

③......اسلامی معاشرے کی بنیادیں

④......جرائم کی روک تھام صرف اسلامی نظام عدل سے ہی ممکن

⑤......اسلامی حدود وتعزیرات

⑥......حدود وتعزیرات کے نفاذ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا کردار

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِیْ الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الأَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [المائدة:33]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ، خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِی بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

"اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی ایک حد کا نافذ کرنا، اللہ تعالیٰ کی زمین پر چالیس رات بارش ہونے سے بہتر ہے۔"

[حسن] سنن ابن ماجہ:2537

تمھید:

سامعین محترم! حالیہ جرائم اور زیادتی کے واقعات اسلامی نظام حدود وتعزیرات سے انحراف کا نتیجہ ہیں۔اسلام کے نظام عدل کو اپنائے بغیر معاشرے میں امن وسلامتی ناممکن ہے۔محض ملکی قوانین کو سخت کرنے اور سیکورٹی میں اضافے کرنے سے جرائم کا خاتمہ ممکن نہیں، جب تک اسلام کے نظام کو نافذ نہ کیا جائے۔کیونکہ یہ نظام اس خالق کے احکامات پر مشتمل ہے جس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا۔یقیناً وہی مالک اپنی مخلوق کی حاجات وضروریات اور مشکلات کا حل دے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سکتا ہے۔انسان میں اتنی طاقت نہیں کہ اپنے بنائے ہوئے قوانین سے پوری دنیا میں امن لا سکے۔

آج کا خطبہ جمعہ اسی حقیقت کے بیان میں ہوگا کہ جرائم کی روک تھام میں اسلام نظام حدود وتعزیرات کیا ہے؟ معاشرے کو جرائم سے کیسے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔جرائم کی روک تھام صرف اسلامی نظام عدل سے ہی ممکن ہے۔

جرائم سے محفوظ صرف اسلامی معاشرہ ہوتا ہے:

کسی بھی معاشرے کا نظام،قوانین اور اُصولوں کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔قانون کی طاقت اور کمزوری کا انحصار اس قوت پر ہوتا ہے جو اس کے پیچھے پشت پناہ ہوتی ہے۔چنانچہ مغربی قانون کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس کے پیچھے ریاست کی قوت ہوتی ہے اور یہی حال دنیا کے دیگر قوانین کا ہے۔جب کہ اسلامی قانون کی صورت حال بالکل مختلف ہے اس میں قانون کے پیچھے صرف ریاستی طاقت نہیں ہوتی بلکہ الٰہی اور ربانی قوت بھی کارفرما ہوتی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کا خوف،جہنم کا عذاب اور جنت کے انعامات جس طرح انسان کو کنٹرول کرسکتے ہیں اس طرح محض ریاست کر ہی نہیں سکتی۔اسلامی تاریخ قانون کی پاسداری کے حوالے سے بے مثال واقعات سے بھری پڑی ہے۔جن کے پیچھے یہی تصور کارفرما ہے۔پس ثابت ہوا کہ ایک پُرامن اور محفوظ ترین معاشرہ صرف اسلام سے ہی ممکن ہے۔

①......صرف اسلام ہی امن وسلامتی کا دین:

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے، جو ایک مسلمان کو ہر قسم کے جرائم اور گمراہیوں سے محفوظ رکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَــقِيْمٍ﴾ [یونس:25]

’’اور اللہ سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے تک پہنچا دیتا ہے۔‘‘

②......اسلام جرائم اور مظالم سے پاک اور پُرامن دین:

صرف اسلام ہی انسانیت کو تمام قسم کے جرائم اور مظالم سے نکال کر رُشد و ہدایت اور خیر و بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ [البقرۃ:257]

’’اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے، وہ انھیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔‘‘

③......جرائم سے احتساب،اسلام کا امتیاز:

صرف اسلام ہی انسان کی جلوت وخلوت کو جرائم اور مظالم سے محفوظ رکھ سکتا ہے،کیونکہ انسان جانتا ہے کہ اس کا احتساب کرنے والی ایک ذات ہے جو اس کے اچھے اعمال پر جزا اور بُرے اعمال پر سزا دینے والی ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [البقرة:284]

''اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور اگر تم اسے ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے، یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

④......محاسبہ الٰہی کا تصور، جرائم سے روکنے میں معاون:

ایک مسلمان ہی اپنے ظاہر وباطن کو جرائم، مظالم اور قبیح اعمال سے محفوظ رکھ سکتا ہے کیونکہ اس کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اُسے ہر جگہ دیکھ رہی ہے، لہٰذا گناہ کی کوئی جگہ اور گنجائش باقی نہیں رہتی جہاں وہ گناہ کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ﴾ [المؤمن:19]

''وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔''

مزید فرمایا:

﴿اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ [هود:5]

''سن لو! بلاشبہ وہ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں، تاکہ اس سے چھپے رہیں، سن لو! جب وہ اپنے کپڑے اچھی طرح لپیٹ لیتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ بیشک وہ سینوں والی بات کو خوب جاننے والا ہے۔''

اسلامی معاشرہ ہی محفوظ معاشرہ کیوں؟

اسلام ایک جامع نظامِ حیات ہے۔ جس میں جامعیت کے ساتھ اعتدال اور توازن بھی ہے۔ یہی اعتدال اور توازن اسلام کے ان مقاصد میں دکھائی دیتا ہے جو ایک جرائم سے پاک معاشرے کی بنیاد بنتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام انسانیت کو ایسے قوانین دیتا ہے جن میں ترقی کے ساتھ ہر قسم کی حفاظت بھی یقینی ہوتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو انسان اپنی زندگی کی ہر پہلو سے حفاظت چاہتا ہے، ان کے بغیر زندگی کی بجائے موت کو ترجیح دیتا ہے کیونکہ وہ انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلام جو کہ دین فطرت ہے وہ انسان کے انہی فطری تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی بنیادی ضروریات کو بھرپور تحفظ فراہم کرتا ہے، اور انہیں کسی بھی پہلو سے نقصان پہنچانے والے کو مجرم قرار دیتا ہے اور پھر جرم کی نوعیت کے مطابق قرار واقعی سزا سناتا ہے۔وہ مقاصد اور ضروریات جو انسان کی پُرامن زندگی کے لیے ضروری ہیں اور جن کے تحفظ کو اسلام نے یقینی بنایا ہے وہ یہ ہیں:

اسلامی معاشرے کی بنیادیں

اسلامی معاشرے کی بنیادیں پانچ ہیں انھیں ”ضـروریـاتِ خمسه“ بھی کہا جاتا ہے۔شریعت کے تمام احکام ومسائل کے مقاصد ان پانچ میں سے کسی ایک کے متعلق ہیں۔

مقاصدِ دین اور مثالیں:

① ......**حفظِ دین**: دین کی حفاظت کے لیے نظامِ دعوت وجہاد اور ارتداد وبغاوت کی صورت میں (قتل،جلاوطنی) کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَه بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾[الصف:9]

”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے، اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔“

② ......**حفظِ جان**: جان کی حفاظت کے لیے قتل کی صورت میں (قصاص) کی سزا رکھی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى﴾[البقرة:178]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر مقتولوں میں بدلہ لینا لکھ دیا گیا ہے۔“

مومن کو عمداً قتل کرنے والے کی پانچ سزائیں:

1......جہنم میں داخلہ 2......اس میں ہمیشگی 3......اللہ کا غضب 4......اللہ کی لعنت 5......عذاب عظیم۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُه جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَه وَاَعَدَّ لَه عَذَابًا عَظِيْمًا﴾[النساء:93]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غصے ہوگیا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔‘‘

③...... **حفظِ عزت ونسب**: عزت ونسب کی حفاظت کے لیے زنا اور بہتان بازی کی صورت میں (حدّ رجم اور کوڑوں) کی سزا رکھی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[النور:2]

’’جو زنا کرنے والی عورت ہے اور جو زنا کرنے والا مرد ہے، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمھیں ان کے متعلق اللہ کے دین میں کوئی نرمی نہ پکڑے، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور لازم ہے کہ ان کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود ہو۔‘‘

④...... **حفظِ عقل**: عقل کی حفاظت کے لیے ہر نشہ آور چیز استعمال کرنے کی صورت میں (کوڑوں) کی سزا رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [المائدة:90]

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں، سو اس سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔‘‘

⑤...... **حفظِ مال**: مال کی حفاظت کے لیے چوری کی صورت میں (ہاتھ کاٹنے) کی سزا رکھی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [المائدة:38]

’’اور جو چوری کرنے والا اور جو چوری کرنے والی ہے سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، اس کی جزا کے لیے جو ان دونوں نے کمایا، اللہ کی طرف سے عبرت کے لیے اور اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔‘‘

جرائم کی روک تھام صرف اسلامی نظامِ عدل سے ممکن ہے

اسلام نے ایسا نظامِ زندگی دیا، جو پُرامن معاشرے کی ضمانت ہے۔ اسلامی نظامِ عدل کو اپنا کر ہی معاشرے کو امن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلامتی کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے۔جرائم پیشہ افراد کوقرار واقعی سزائیں دیے بغیر کوئی معاشرہ سکون واطمینان کی زندگی نہیں جی سکتا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [المائدة:33]

''ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں، یہی ہے کہ انھیں بری طرح قتل کیا جائے، یا انھیں بری طرح سولی دی جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں، یا انھیں اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

پس منظر:

یہ آیت قبیلہ عکل اور عرینہ کے ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کا قصہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے یوں بیان کیا ہے کہ یہ لوگ مسلمان ہوکر مدینہ منورہ آئے،لیکن وہاں کی آب وہوا انھیں موافق نہ آئی اور وہ بیمار ہوگئے۔نبی کریم ﷺ نے انھیں مدینہ سے باہر صدقہ کے اونٹوں میں رہنے کا حکم دیا کہ ان کا دودھ اور پیشاب (ملاکر) پییں۔یہ لوگ وہاں چلے گئے،تندرست ہونے کے بعد وہ اسلام سے پھر گئے اور چرواہے (یسارنوبی) کو قتل کرکے اونٹ ہانک کرلے گئے۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے تعاقب میں سوار بھیجے جو انھیں پکڑ کر مدینہ منورہ لے آئے،آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے جائیں اور ان کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائیاں پھیری جائیں،پھر انھیں دھوپ میں پھینک دیا گیا،یہاں تک کہ سب مرگئے۔

صحیح البخاری:3018

فوائد:

1......اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے لڑائی کرنے اور زمین میں فساد پھیلانے والوں کوقتل کردینا چاہیے۔

2......قاتل دہشت گرد کوسولی پر لٹکاکر نشان عبرت بنادینا چاہیے۔

3......ڈاکو کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دینے چاہئیں۔

4......تخریب کار کوملک بدر کردینا چاہیے۔

5......اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ لڑائی کرنے والے اور حدود الٰہی سے تجاوز کرنے والے دنیا وآخرت میں ذلیل ہونگے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَه يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَه عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾

[النساء:14]

’’اور جو اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اوراس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اوراس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔‘‘

معاشرتی جرائم میں قبیح ترین جرم زنا

زنا کا شمار شرک اور قتل کے بعد کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾ [الفرقان:68]

’’اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو یہ کرے گا وہ سخت گناہ کو ملے گا۔‘‘

شرک اور قتل کے بعد سنگین جُرم، زنا:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

((أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهْوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ))

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے پھر سوال کیا اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔‘‘ میں نے پھر عرض کی اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔‘‘

صحیح البخاری:4761

زنا کے نقصانات:

1......زنا کو اس لیے حرام کیا گیا تا کہ نسب محفوظ ہو جائے کیونکہ زنا انساب میں اختلاط اور نظام تمدن ومعاشرت میں سخت اضطراب کا باعث بنتا ہے۔

2......حرمت زنا کی بڑی وجہ عصمت کی حفاظت ہے کیونکہ عفت وعصمت کے ازالے کے بعد عورت اوراس کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خاندان ذلت ورسوائی کا سامنا کرتا ہے۔عزت کی قدر و قیمت انسانی زندگی سے کہیں زیادہ ہے۔یہ وجہ ہے کہ عزت پامالی کی وجہ سے قتل وغارت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

3......زنا خاندانی نظام،شوہر وبیوی کے تعلقات اوراولاد کے معاملات کی بربادی کا باعث بنتا ہے۔

4......زانیہ کو بچے کا وجود وبال جان لگتا ہے اس لیے وہ مانع حمل کے ذرائع اختیار کرتی ہے،جس کے باعث توالدوتناسل کا مقصد پورانہیں ہوتا۔

5......زنا امراض جنسیہ مثلا:ایڈز،سوزاک اورآتشک وغیرہ جیسے موذی امراض کے پھیلاؤ کا سبب بنتا ہے۔

6......زنا کا بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ یہ دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب بنتا ہے۔

زنا کے روک تھام میں اسلام کے اسالیب

اللہ تعالیٰ نے زنا کے تمام راستے بند کردیے جن میں سے چندایک یہ درج ذیل ہیں:

زنا کے اسباب سے اجتناب کرنا:

اسلام نینہ صرف زنا کرنے سے روکا ہے بلکہ زنا کے تمام اسباب اختیار کرنے سے منع کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ [الاسراء:32]

''اور زنا کے قریب نہ جاؤ،بیشک وہ ہمیشہ سے بڑی بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔''

①......نگاہ کی حفاظت کرنا:

اسلام جرائم کے قلع قمع کے لیے گناہ کے خارجی اور داخلی محرکات کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے کیونکہ برائی اور بے حیائی اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتی جب تک اس کے اسباب ومحرکات پر قابو نہ پایا جائے۔اس لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ [النور:30]

''مومن مردوں سے کہہ دو!اپنی کچھ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں،یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔بیشک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔''

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا ، أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

، وَ زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَ يُكَذِّبُهُ))

''اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لامحالہ دوچار ہو گا پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔

صحیح البخاری:6243

②......دل کو پاکیزہ رکھنے کی تعلیم:

مردوں اور عورتوں دونوں کو نگاہ نیچی رکھنے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ آنکھیں اور کان دل کا آئینہ ہیں۔آنکھوں کے درست استعمال سے ہی دل درست رہ سکتا ہے۔اگر دل خراب ہو جائے تو جسم کے تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً:إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ))

''خبردار! بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں وہ بگڑا سارا بدن بگڑ گیا۔خبردار! وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔''

صحیح البخاری:52

③......بری مجالس اور دوستی سے اجتناب کرنا:

انسان کو اکثر معاشرے کا بُرا ماحول اور دوست برائی کی راہ پر چلا دیتے ہیں۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ ، كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ ، لاَ يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ ، أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ ، أَوْ ثَوْبَكَ ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً))

''نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری بیچنے والے عطار اور لوہار کی سی ہے۔مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور پا لو گے۔یا تو مشک ہی خرید لو گے ورنہ کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور ہی پا سکو گے۔لیکن لوہار کی بھٹی یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسا دے گی ورنہ بدبو تو اس سے تم ضرور پا لو گے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......باحجاب عورت، حیا کی آئینہ دار:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ [الأحزاب:59]

”اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے آپ پر لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انھیں تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ ہمیشہ سے بیحد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔“

⑤......غیر محرم سے بات کرنے میں محتاط انداز اپنانا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ [الأحزاب:32]

”اے نبی کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو، اگر تقویٰ اختیار کرو تو بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے اور وہ بات کہو جو اچھی ہو۔“

⑥......بناؤ سنگھار اور زیب وزینت کے اظہار سے اجتناب کرنا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾ [الأحزاب:33]

”اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو۔“

⑦......محرم کے بغیر سفر کرنے کی ممانعت:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ))

”کوئی عورت سفر نہ کرے مگر کسی محرم کے ساتھ۔“

صحیح البخاری:1862

⑧......مرد وزن کے اختلاط سے اجتناب:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا یَدْخُلُ عَلَیْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اور اس کے پاس کوئی مرد نہ جائے مگر اس صورت میں کہ اس عورت کے پاس کوئی محرم موجود ہو۔''

صحیح البخاری:1862

⑨......اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا يخلون رجل بامرأة إلا مع ذي محرم فقام رجل، فقال: يا رسول الله، امرأتي خرجت حاجة، واكتتبت في غزوة كذا وكذا، قال: ارجع فحج مع امرأتك))

''محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔اس پر ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی حج کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر تو واپس جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔''

صحیح البخاری:5233

⑩......آسان اور جلد نکاح کی تعلیم:

اسلام انسان کی جائز اور ضروری خواہشات پورا کرنے کی نہ صرف ترغیب دیتا ہے بلکہ اس کو بروقت پورا کرنے کی تاکید اور نکاح کو نہایت آسان بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔اگر وسائل مہیا نہ ہوں تو پاک دامن رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ * وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ [النور:32-33]

''اور اپنے میں سے بینکاح مردوں،عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور اپنی لونڈیوں سے جو نیک ہیں ان کا بھی، اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور لازم ہے کہ حرام سے بہت بچیں وہ لوگ جو کوئی نکاح نہیں پاتے، یہاں تک کہ اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔''

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من استطاع الباءة فليتزوج، فإنه أغض للبصر، وأحصن للفرج، ومن لم يستطع فعليه بالصوم، فإنه له وجاء))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’تم میں سے جو شخص ضروریات نکاح رکھتا ہو وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نظر کو نیچا رکھنے اور شرم گاہ کو (زنا سے) محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور جو طاقت نہ رکھے وہ روزے کو لازم پکڑے، کیونکہ وہ اس کے لیے (شہوت کو) کچلنے کا باعث ہے۔‘‘

صحیح البخاری:1905

⑪......شادی کے بعد بھی عفت وعصمت کی حفاظت :

اسلام نے عائلی زندگی میں عزت کی حفاظت کے لیے تمام تر وسائل اختیار کرنے کا حکم دیا:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ ، فقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَفرَأَيْتَ الْحَمْوَ ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ))

’’عورتوں میں جانے سے بچتے رہو اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھاوج کے ساتھ جا سکتا ہے یا نہیں؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’دیور یا (جیٹھ) کا جانا ہی تو ہلاکت ہے۔‘‘

صحیح البخاری:5232

⑫......بے حیائی کرنے اور پھیلانے کی وعید:

شر پسند عناصر کی پوری کوشش ہے کہ سوشل میڈیا، اخبارات، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، سکول و کالج کی تعلیم، غرض ہر طریقے سے مسلم معاشروں میں بے حیائی اور اس کا تذکرہ عام ہو۔ ایک آدھ ملک کے سوا کسی ملک میں نہ زنا کی حد نافذ ہے نہ بہتان کی۔ اس کا نتیجہ دشمنوں کے خوف، قتل و غارت، بدامنی، وباؤں اور نئی نئی بیماریوں کے عذاب الیم کی صورت میں سب کے سامنے ہے اور قیامت کا عذاب الیم ابھی باقی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النور:19]

’’بیشک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بےحیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔‘‘

⑫......زانی، چور اور شرابی ایمان سے محروم:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((لاَ یَـزْنِـی الـعَبْدُ حِینَ یَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ یَسْرِقُ حِینَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ یَشْـرَبُ حِیـنَ یَشْـرَبُ وَهُـوَ مُـؤْمِنٌ ، وَلاَ یَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ :قُـلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ :كَیْفَ یُنْزَعُ الإِیمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هَكَذَا ، وَشَبَّكَ بَیْنَ أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا ، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَیْهِ هَكَذَا ، وَشَبَّكَ بَیْنَ أَصَابِعِهِ))

''بندہ جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ بندہ جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور بندہ جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور جب وہ قتل ناحق کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''وہ اس طرح اوراس وقت آپ ان نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر الگ کر لیا پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے،اس طرح اور آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔''

صحیح البخاری:6809

⑫......زنا کا عام ہونا،قیامت کی علامت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا قَالَ :مِـنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، أَنْ یُرفَعَ العِلْمُ ، وَیَظْهَرَ الجَهْلُ ، وَیُشْـرَبَ الـخَـمْـرُ ، وَیَـظْهَـرَ الـزِّنَـا ، وَیَـقِـلَّ الرِّجَالُ ، وَیَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى یَكُونَ لِلْخَمْسِینَ امْرَأَةً القَیِّمُ الوَاحِدُ))

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یا یوں فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم دین دنیا سے اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی،شراب بکثرت پی جانے لگے گی اور زنا پھیل جائے گا۔مرد کم ہو جائیں گے اورعورتوں کی کثرت ہوگی۔حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک ہی خبر لینے والا مرد رہ جائے گا۔''

صحیح البخاری:6808

⑫......بے حیائی کو ترک کرنے کی فضیلت:

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ دے گا جبکہ اس کے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔عادل حاکم،نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں جوانی پائی،ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں۔"

((وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا ، قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ))

"وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔"

صحیح البخاری:6806

اسلام کا نظام حدود وتعزیرات

اسلام کا نظام عدل وانصاف پر مبنی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہر جرم پر وہی سزا دی جو عدل کے تقاضے پورے کرے۔جرم کے اثبات اور سزا نافذ کرنے کے طریقے میں اسلام نے مجرم کے ساتھ بھی احسان کا سلوک کیا۔اسلام کے نظام حدود وتعزیرات میں ایک طرف مظلوم کی دادرسی اور دوسری طرف ظالم سے عدل بلکہ احسان کا تصور نمایاں نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾[النحل:90]

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾

[الحديد:25]

"بلاشبہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو کو نازل کیا، تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔"

مزید فرمایا:

﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ﴾[المائدة:48]

"پس ان کے درمیان اس کے ساتھ فیصلہ کر جو اللہ نے نازل کیا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر، اس سے ہٹ کر جو حق میں سے تیرے پاس آیا ہے۔"

اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں چوری، ڈاکہ زنی، شراب نوشی، زنا اور قتل وغارت جیسے جرائم عام تھے،لیکن رسول رحمت ﷺ نے پہلی اسلامی ریاست مدینہ طیبہ میں نظام عدل کو نافذ کیا جس کی وجہ سے ہر قسم کے جرائم اور ظلم وستم کا خاتمہ ہوگیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ، خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

''اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی ایک حد کا نافذ کرنا، اللہ تعالیٰ کی زمین پر چالیس رات بارش ہونے سے بہتر ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه:2537

سنگین ترین جرم زنا کی حد (سزا)

اسلام میں زنا کرنے والوں پر اعتراف جرم یا چار گواہوں کے قائم ہونے پر حد نافذ کرنے کا حکم ہے۔ غیر شادی شدہ مرد وعورت کے لیے سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی حد مقرر ہے۔ جب کہ شادی شدہ مرد وعورت کے لیے رجم کی سزا طے ہے۔اس کے دلائل واضح احادیث صحیحین وغیرہ میں معروف ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اللہ کی حد نافذ ہوتو معاشرہ اس گندگی سے بالکل پاک ہوجائے۔

شادی شدہ زانی کی سزا:

نبی کریم ﷺ نے شادی شدہ زانی کو رجم کی سزا دی جیسا کہ سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، اس وقت نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے، انہوں نے آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے زنا کرلیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔انہوں نے یہ بات چار دفعہ دہرائی جب چار دفعہ انہوں نے اس گناہ کی اپنے اوپر شہادت دی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم دیوانے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ پھر کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔''اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ))

'' انہیں لے جاؤ اور رجم کردو۔''

صحيح البخاري:6815

غیر شادی شدہ زانی کی سزا:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ :جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ))

''نبی کریم ﷺ ان لوگوں کے بارے میں حکم دے رہے تھے جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کیا ہو کہ سو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کوڑے مارے جائیں اور سال بھر کے لیے جلا وطن کر دیا جائے۔''

صحیح البخاری:6831

توراۃ میں رجم کی سزا:

سابقہ شریعتوں میں بھی زنا کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

((أُتِـيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا ، فَقَالَ لَهُـمْ:مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَـارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الوَجْهِ وَالتَّجْبِيهَ ، قَالَ عَبْـدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ:ادْعُهُـمْ يَـا رَسُـولَ الـلَّهِ بِالتَّوْرَاةِ ، فَأُتِيَ بِهَا ، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَـلَـى آيَةِ الـرَّجْمِ ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلاَمٍ :ارْفَعْ يَدَكَ ، فَـإِذَا آيَةُ الـرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ البَلاَطِ ، فَرَأَيْتُ اليَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا))

''رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ: '' تمہاری کتاب تورات میں اس کی سزا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: کہ ہمارے علماء نے (اس کی سزا) چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا تجویز کی ہوئی ہے۔ اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان سے توریت منگوائیے۔ جب توریت لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو) آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا: اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہیں بلاط (مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ) میں رجم کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ یہودی عورت کو مرد بچانے کے لیے اس پر جھک جھک پڑتا تھا۔''

صحیح البخاری:6819

امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خطاب:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا:

((إِنَّ الـلـهَ قَـدْ بَـعَـثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَـكَـانَ مِـمَّـا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ ، قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا ، فَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صَـلَّـى الـلـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ ، فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ :مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ ، وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَـابِ الـلـهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ ، أَوِ الِاعْتِرَافُ))

''اللہ جل شانہ نے محمد ﷺ کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ إِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوھُمَا لیکن اس کی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی ہے ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے بعد رجم کیا، میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے : ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا۔ پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا (یہ کہنا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے) بیشک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمودار ہو یا خود اقرار کرے۔''

صحيح مسلم:1691

مجرم کی سفارش کرنا درست عمل نہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی، قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا اور انہوں نے کہا: کہ نبی کریم ﷺ سے اس معاملہ میں کون بات کر سکتا ہے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا، جو نبی کریم ﷺ کو بہت پیارے ہیں اور کوئی آپ سے سفارش کی ہمت نہیں کر سکتا؟ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ))

''کیا تم اللہ کی حدوں میں سفارش کرنے آئے ہو؟''

پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اس لیے گمراہ ہو گئے کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے اور

((وَايْمُ اللَّهِ ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا))

''اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد (ﷺ) اس کا ہاتھ ضرور کاٹ ڈالتے۔''

صحيح البخاري:6788

نبوی تربیت سے پاکیزہ معاشرے کا قیام:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایسے تربیت کی کہ برائی کے خلاف نفرت اور بشری تقاضے سے برائی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں یقینی توبہ اور معافی ان کا سب سے بڑا مقصد بن گئی۔تزکیہ نفس کی یہ اعلیٰ تعلیم کسی معاشرے میں نہیں ملتی، کہ انسان سزا کے لیے خود کو پیش کرے۔

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ ، أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي ، وَزَنَيْتُ ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا ، تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا؟ فَقَالُوا : مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى ، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ ، وَلَا بِعَقْلِهِ ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ، قَالَ ، فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي ، وَإِنَّهُ رَدَّهَا ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا ، فَوَاللهِ إِنِّي لَحُبْلَى ، قَالَ : إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي ، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ ، قَالَتْ : هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ ، قَالَ : اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ ، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ ، فَقَالَتْ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا ، فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ ، فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا ، فَقَالَ : مَهْلًا يَا خَالِدُ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ، وَدُفِنَتْ))

’’ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے پاک کیجئے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا:’’چل اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر۔‘‘ تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا۔ پھر آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے پاک کیجئے ۔۔آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا۔ جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:’’میں کاہے سے پاک کروں تجھ کو؟ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: زنا سے۔ رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں سے) پوچھا:’’کیا اس کو جنون ہے؟ معلوم ہوا جنون نہیں ہے، پھر فرمایا: کیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کا منہ سونگھا تو شراب کی بو نہ پائی، پھر آپ ﷺ نے (ماعز سے) فرمایا: ''کیا تو نے زنا کیا؟ وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے حکم کیا وہ پتھروں سے مارا گیا۔ اب اس کے باب میں لوگ دو فریق ہو گئے۔ ایک تو یہ کہتا: ماعز تباہ ہوا گناہ نے اس کو گھیر لیا۔ دوسرا یہ کہتا کہ ماعز کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں رکھ دیا اور کہنے لگا: مجھ کو پتھروں سے مار ڈالیے، دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے، بعد اس کے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے سلام کیا۔ پھر بیٹھے فرمایا: دعا مانگو ماعز کے لیے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اللہ بخشے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں بانٹی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ بعد اس کے آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی غامد کی (جو ایک شاخ ہے) ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! پاک کر دیجئے مجھ کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چل اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اس کی درگاہ میں۔ عورت نے کہا: کیا آپ مجھ کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو لوٹایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی: میں پیٹ سے ہوں زنا سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو خود؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ٹھہر۔ جب تک تو جنے۔ (کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہو سکتا اور اس پر اجماع ہے اسی طرح کوڑے لگانا یہاں تک کہ وہ جنے) پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی۔ جب وہ جنی تو انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: غامدیہ جن چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے۔ اور اس کے بچے کو بے دودھ کے نہ چھوڑیں گے۔ ایک شخص انصاری بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بچے کو دودھ پلوا لوں گا تب آپ ﷺ نے اس کو رجم کیا۔''

صحیح مسلم:1695

اسی طرح کا دوسرا واقعہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَى، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا، فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سَبْـعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ ، وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى؟))

''ایک عورت جہینہ کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور وہ حاملہ تھی زنا سے اس نے کہا:اے اللہ کے رسول ﷺ!میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ کو حد لگایئے۔رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا :اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ جنے تو میرے پاس لے کر آ۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے تا کہ ستر نہ کھلے (نووی رحمہ اللہ نے کہا: عورت کو بٹھا کر رجم کریں گے اور مرد کو کھڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے۔اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مرد کو بھی بٹھائیں گے اور بعض نے کہا امام کو اختیار ہے۔)پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کیا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا:''اس نے توبہ بھی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سب کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی کہ اس نے اپنی جان اللہ کے واسطے دے دی۔''

صحیح مسلم:1696

حدود وتعزیرات کے نفاذ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا کردار

نبی کریم ﷺ کے تربیت یافتگان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اُسوۂ رسول ﷺ پر چلتے ہوئے اسلامی نظام کا علم لہرایا۔چنانچہ خلفاء راشدین کے دور میں جرائم کے خاتمے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا بے مثال کردار ملتا ہے۔چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عدالتی فیصلہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ))

''نبی کریم ﷺ نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتے سے مارا تھا جب کہ سیدنا ابوبکر رضی رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔''

صحیح البخاری:6773

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❀......سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وأَهلَ الأَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ))

''اگر زمین وآسمان والے تمام لوگ ایک مؤمن کے ناحق قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ سب کو اندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔''

[صحيح] سنن الترمذی:1398

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جرائم کے خلاف جرأت مندانہ فیصلے:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجرموں کے خلاف تیغ بے نیام تھے، جرائم کی روک تھام اور امن وانصاف کے قیام میں آپ کا عہد خلافت بے مثال تھا۔

چشم فلک نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ ایک با اختیار باپ، جو چاہتا کر سکتا تھا، اپنے بیٹے کے جرم کو چھپا لیتا، لیکن اس جرم کو لوگوں کے سامنے رکھا اور اعترافِ جرم کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہی بیٹے عبید اللہ بن عمر کو سزا سناتے ہوئے کوڑے مارنے کا حکم جاری کیا۔ یہی انصاف تھا کہ جس کی بنیاد پر وہ دنیا پر حکومت کرتے تھے۔

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبید اللہ رضی اللہ عنہ پر شراب کی حد قائم کی۔''

[سنده صحيح]مصنف عبد الرزاق: 17028

عہدِ خلافت میں حدود اللہ کا نفاذ میں ہی اس سنہری دور کے امن واطمینان کی دلیل ہے۔ اسلام کا طرہ امتیاز ہے کہ ظلم کے خلاف مظلوم کا ساتھ دیتا ہے اور ظالم کو قرار واقعی سزا دیتا ہے۔

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کا حد زنا کو نافذ کرنا:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک غلام نے اپنے آقا کے بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب لیا، بعد ازاں عورت نے اعتراف کر لیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رجم کرنے کا حکم دیا۔

مصنف عبد الرزاق: 349/7، ح: 13441

حدود شریعہ کا فلسفہ:

دیگر شرائع اور ملکی قوانین مثلاً: رومن لاء کی طرح اسلام میں حدود وتعزیرات کو بطور انتقام کے جاری نہیں کیا جاتا، بلکہ حدود شریعہ کے نفاذ کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ انسانی معاشرے میں فساد کو روکنا، مظلوم کی حمایت، امن پسند شہریوں میں احساسِ تحفظ پیدا کرنا اور سماج دشمن عناصر کے دل میں خوف پیدا کر کے اُنہیں ایسے جرائم سے باز رکھنا ہے جن کے باعث اللہ تعالیٰ کی زمین میں فساد جنم لیتا اور معاشرے کا اخلاقی معیار پست ہو جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خلاصہ خطبہ جمعہ

جرائم سے محفوظ صرف اسلامی معاشرہ ہوتا ہے

①......صرف اسلام ہی امن وسلامتی کا دین:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [يونس:25]

②......اسلام جرائم اور مظالم سے پاک اور پُر امن دین:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ [البقرة:257]

③......جرائم سے احتساب، اسلام کا امتیاز:

﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [البقرة:284]

④......محاسبہ الٰہی کا تصور، جرائم سے روکنے میں معاون:

﴿يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ [المؤمن:19]

﴿اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ [هود:5]

اسلامی معاشرہ ہی محفوظ معاشرہ کیوں؟

اسلامی معاشرے کی بنیادیں

مقاصدِ دین اور مثالیں:

①......**حفظِ دین**:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [الصف:9]

②......**حفظِ جان**:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰي﴾ [البقرة:178]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو عمداً قتل کرنے والے کی پانچ سزائیں:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ [النساء:93]

③...... **حفظِ عزت ونسب:**

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[النور:2]

④...... **حفظِ عقل:**

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [المائدة:90]

⑤...... **حفظِ مال:**

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [المائدة:38]

جرائم کی روک تھام صرف اسلامی نظامِ عدل سے ہی ممکن

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [المائدة:33]

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ [النساء:14]

معاشرتی جرائم میں قبیح ترین جرم زنا

زنا کا شمار شرک اور قتل کے بعد کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾ [الفرقان:68]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرک اور قتل کے بعد سنگین جرم، زنا:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

((أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ))

صحیح البخاری:4761

زنا کے نقصانات:

زنا کے روک تھام میں اسلام کے اسالیب

زنا کے اسباب سے اجتناب کرنا:

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ [الاسراء:32]

①......نگاہ کی حفاظت کرنا:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ [النور:30]

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ ، وَ زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَ يُكَذِّبُهُ))

صحیح البخاری:6243

②......دل کو پاکیزہ رکھنے کی تعلیم:

((أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً:إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ))

صحیح البخاری:52

③......بری مجالس اور دوستی سے اجتناب کرنا:

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ ، كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ ، لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ ، أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بَدَنَكَ ، أَوْ ثَوْبَكَ ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً))

④......باحجاب عورت، حیا کی آئینہ دار:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [الأحزاب:59]

⑤......غیر محرم سے بات کرنے میں محتاط انداز اپنانا:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ [الأحزاب:32]

⑥......بناؤ سنگھار اور زیب وزینت کے اظہار سے اجتناب کرنا:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى﴾ [الأحزاب:33]

⑦......محرم کے بغیر سفر کرنے کی ممانعت:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ))

صحيح البخاري:1862

⑧......مرد وزن کے اختلاط سے اجتناب:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَ مَعَهَا مَحْرَمٌ))

صحيح البخاري:1862

⑨......اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً ، وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ: ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ))

صحيح البخاري:5233

⑩......آسان اور جلد نکاح کی تعلیم:

﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ❋وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ﴾ [النور:32-33]

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))

صحیح البخاری:1905

⑪......شادی کے بعد بھی عفت وعصمت کی حفاظت :

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ ، فقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ))

صحیح البخاری:5232

⑫......بے حیائی کرنے اور پھیلانے کی وعید:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ [النور:19]

⑫......زانی، چور اور شرابی ایمان سے محروم:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ :قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ :كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ :هٰكَذَا ، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا ، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا ، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ))

صحیح البخاری:6809

⑫......زنا کا عام ہونا، قیامت کی علامت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا قَالَ :مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ))

صحیح البخاری:6808

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑫......بے حیائی کو ترک کرنے کی فضیلت:

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : إِمَامٌ عَادِلٌ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلاَءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا ، قَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ))

صحیح البخاری:6806

اسلام کا نظام حدود وتعزیرات

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾[النحل:90]

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾

[الحدید:25]

﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ﴾[المائدة:48]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ، خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

[حسن] سنن ابن ماجه:2537

سنگین ترین جرم زنا کی حد (سزا)

شادی شدہ زانی کی سزا:

نبی کریم ﷺ نے شادی شدہ زانی کو رجم کی سزا دی جیسا کہ سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَنَادَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنِّي زَنَيْتُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ، دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ))

صحیح البخاری:6815

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غیر شادی شدہ زانی کی سزا:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((يأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ :جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ))

صحيح البخاری:6831

توراۃ میں رجم کی سزا:

سابقہ شریعتوں میں بھی زنا کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں

((أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا ، فَقَالَ لَهُمْ :مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الوَجْهِ وَالتَّجْبِيهَ ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ :ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَاةِ ، فَأُتِيَ بِهَا ، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلاَمٍ :ارْفَعْ يَدَكَ ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ :فَرُجِمَا عِنْدَ البَلاَطِ ، فَرَأَيْتُ اليَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا))

صحيح البخاری:6819

امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خطاب:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

((قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ ، قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا ، فَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ ، فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ :مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ ، وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ ، أَوِ الِاعْتِرَافُ))

صحيح مسلم:1691

مجرم کی سفارش کرنا درست عمل نہیں:

((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ))

((وَايْمُ اللَّهِ ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری:6788

نبوی تربیت سے پاکیزہ معاشرے کا قیام:

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ ، أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي ، وَزَنَيْتُ ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا ، تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا؟ فَقَالُوا : مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى ، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ ، وَلَا بِعَقْلِهِ ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ، قَالَ ، فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي ، وَإِنَّهُ رَدَّهَا ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا ، فَوَاللهِ إِنِّي لَحُبْلَى ، قَالَ : إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي ، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ ، قَالَتْ : هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ ، قَالَ : اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ ، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ ، فَقَالَتْ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا ، فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ ، فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا ، فَقَالَ : مَهْلًا يَا خَالِدُ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ، وَدُفِنَتْ))

صحیح مسلم:1695

اسی طرح کا دوسرا واقعہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَى ، فَقَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَصَبْتُ حَدًّا ، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ ، فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا ، فَقَالَ : أَحْسِنْ إِلَيْهَا ، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا ، فَفَعَلَ ، فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ فَقَالَ : لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سَبْـعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ ، وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى؟))

صحیح مسلم:1696

حدود وتعزیرات کے نفاذ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا کردار

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عدالتی فیصلہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ))

صحیح البخاری:6773

❀......سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وأَهلَ الأَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ))

[صحیح] سنن الترمذی:1398

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جرائم کے خلاف جرأت مندانہ فیصلے:

[سندہ صحیح]مصنف عبد الرزاق: 17028

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کا حد زنا کو نافذ کرنا:

مصنف عبد الرزاق: 349/7، ح: 13441

خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

حافظ فیض اللہ ناصر 03214697056

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com